ڈاکٹر طیب منیر

ریزۂ مینا: ایک نایاب افسانوی انتخاب

There is a rich tradition of Urdu literary journals before and after the partition of India. These journals served a lot in growth and development of Urdu literature. Different compilation of literary works selected from these journals have their historical significance. *Reza-e-Meena* is a compilation of short-stories published in "*Saqi*" edited by Shahid Ahmed Dehlvi. This article presents a comprehensive research oriented introduction of *Reza-e-Meena*.

اردو میں ادبی رسائل کی ایک شاندار روایت تقسیم ہند سے پہلے اور اس کے بعد بھی نظر آتی ہے۔ یہ رسائل ایک واضح مقصد اور نصب العین کے ساتھ عرصۂ دراز تک علم و ادب کی آبیاری، فکر و نظر کے نقیب اور سب سے بڑھ کر نئے ادیبوں کی تربیت کا فریضہ بھی ادا کرتے رہے۔ وہ ادیب جو بعد میں اردو ادب کے آسمان پر کہکشاں کی صورت نظر آتے ہیں، اوّل اوّل انھی ادبی رسائل میں شائع ہوتے رہے۔ ان رسائل کے مدیران کرام بذاتِ خود اعلیٰ درجے کے ادب شناس اور ادیب شناس تھے۔ وہ نہ صرف رسائل کی ادارت پر فائز تھے بلکہ ادیب گری کا کام بھی بطریق احسن ادا کر رہے تھے۔ ڈاکٹر انور سدید نے بجا طور پر لکھا ہے کہ:

> ادبی رسالہ نئے لکھنے والوں کو پروان چڑھاتا ہے اور ایک نسل کی میراث آنے والی نسلوں کے سپرد کر دیتا ہے۔ ادبی رسالہ محض حال کا ترجمان نہیں ہوتا بلکہ آج کا ادب جب ماضی کا حصہ بن جاتا ہے تو ادبی رسالہ ہی اس خزینے کو تحفظ عطا کرتا ہے اور یہ تحقیق و تنقید کے لیے بنیادی ماخذ کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ کسی قوم کی تہذیبی رفعت کا اندازہ کرنا ہو تو صرف یہ دیکھنا ہی کافی ہو گا کہ اس میں کس معیار کے ادبی رسائل شائع ہوتے ہیں۔ ان رسائل کا حلقۂ قرأت کتنا وسیع اور عرصۂ حیات کتنا طویل ہے۔(۱)

اردو کے معروف اور معتبر ادبی رسائل جو بیسویں صدی سے تعلق رکھتے ہیں ان میں مخزن (۱۹۰۱ء)، ہمایوں (۱۹۲۲ء)، نگار (۱۹۲۲ء)، عالمگیر (۱۹۲۴ء)، نیرنگ خیال (۱۹۲۴ء)، ادبی دنیا (۱۹۲۹ء)، ساقی (۱۹۳۰ء)، ادب لطیف (۱۹۳۶ء) کے علاوہ بہت سے ادبی رسائل تاریخ ادب میں اپنے نام اور کام کے ان مٹ نقوش چھوڑ گئے ہیں۔ ان رسائل کے سالناموں کی شاندار روایت کے ساتھ یک موضوعی اور متنوع موضوعات کی بھی عظیم الشان روایت ملتی ہے۔ نیرنگ خیال اور ساقی کے بالغ نظر مدیران نے اپنے رسائل میں شائع ہونے والے افسانوں کے انتخاب بھی شائع کیے جیسے حکیم یوسف حسن نے نیرنگ خیال میں شائع ہونے والے افسانوں کا انتخاب ''جام و مینا'' کے نام سے ۱۹۴۴ء میں شائع کیا۔ اس میں کل تیرہ افسانے تھے اور یہ مجموعی دو سو چالیس صفحات پر مشتمل تھا۔ اس سے پہلے محمد حسن عسکری ''میرا بہترین افسانہ'' کے نام سے ۱۹۴۳ء میں چودہ افسانوں کا ایک انتخاب شائع کر چکے تھے۔ یہ مجموعہ کتابی سائز کے دو سو چھپن صفحات پر مشتمل تھا۔ اس مجموعے کی خوبی یہ ہے کہ

اس کے آخر میں افسانہ نگاروں کے خودنوشت حالات بھی ملتے ہیں (۲)۔

اگرچہ درج بالا افسانوی انتخاب کے دونوں مجموعے بھی نایاب یا کم یاب ہیں پھر بھی ایک ضخیم مجموعہ ایسا بھی ہے جس کو نایاب کے زمرے میں بآسانی داخل کیا جاسکتا ہے۔ یہ مجموعہ ''ریزہ مینا''* کے نام سے ۱۹۴۰ء میں شاہد احمد دہلوی نے مرتب کیا۔ کتابی سائز کے پانچ سو بائیس صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں پچاس افسانے شامل کیے گئے ہیں۔

آج سے پچیس سال پہلے مگدھ یونیورسٹی (بودھ گیا) کے ایک لائق استاد سید محمد حسنین (۳) نے ''ریزہ مینا'' کا تعارف کراتے ہوئے تحریر فرمایا تھا کہ ''ریزہ مینا آج کم یاب ہی نہیں، نایاب ہے۔ اردو افسانہ کے قاری اگر ''ریزہ مینا'' سے ناواقف ہیں تو یہ باعث حیرت نہیں''۔

اردو افسانے کے تاریخی ارتقا کے حوالے سے اس نایاب افسانوی انتخاب کی بڑی اہمیت ہے۔ پروفیسر موصوف نے اس مجموعے کے تعارف میں لکھا ہے کہ:

> ''ریزہ مینا'' میں شمول یہ افسانے اس صدی کی تیسری دہائی کی پیداوار ہیں۔ یہ صاف ستھری، غیر عسیر الفہم رنگا رنگ کہانیاں اس دور کی نمائندہ ہیں جب یہ نئی صنف آسمان اردو پر ابھرتا مہتاب تھی۔ ان کہانیوں کے مطالعے سے یہ اندازہ دشوار نہ ہوگا کہ ان دنوں اردو افسانے کی رفتار اور سمت کیا تھی۔ (۴)

''ریزہ مینا'' ان مطبوعہ اردو افسانوں کا پہلا مجموعہ ہے جو جنوری ۱۹۲۹ء تا جولائی ۱۹۳۹ء میں شاہد احمد دہلوی کے موقر ادبی رسالے ''ساقی'' کے ذریعے منظر عام پر آئے۔ پروفیسر محمد حسنین مرحوم نے اس افسانوی مجموعے کا جو تعارف دیا ہے اس میں کچھ اغلاط در آئی ہیں۔ ان تسامحات کی اصلاح ضروری ہے۔ انھوں نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ مجموعہ چالیس افسانوں پر مشتمل ہے۔ حالاں کہ اس مجموعے میں پچاس افسانے شامل کیے گئے۔ پھر موصوف نے اس مجموعے کے سن اشاعت کے بارے میں ۱۹۳۹ء یا ۱۹۴۰ء تحریر کیا ہے۔ راقم کے پاس ''ریزہ مینا'' کا جو نسخہ ہے اس پر ۱۹۴۰ء کا اندراج ہے (۵)۔ اس افسانوی مجموعے کی جو فہرست پروفیسر موصوف نے درج کی ہے وہاں کچھ افسانوں کے نام بھی غلط صورت میں درج ہو گئے ہیں۔ مثلاً

غلط	درست	غلط	درست
پورن چند کی کہانی	پورن چندر کی کہانی	سیر گل فروشاں	سیر گل فروشاں پر ایک سرسری نظر
نمونہ کا خطبۂ صدارت	نمونے کا خطبۂ صدارت	اجنتا کا پرستان	اجنتے کا پرستان
کفارہ	کفارا	عجب تماشا نیست	عجب تماشا ئیست

''ریزہ مینا'' کے پچاس افسانوں کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔

شمار	نام افسانہ	نام افسانہ نگار	کل تعداد صفحات	سال اشاعت
۱۔	عجب تماشائیست	جناب خان بہادر میر ناصر علی دہلوی	۲۰	جنوری ۱۹۳۲ء
۲۔	فقیر کا تکیہ	جناب میر باقر علی دہلوی (داستان گو)	۱۵	اکتوبر ۱۹۳۲ء
۳۔	یوسفی اور صادقہ	علامہ راشد الخیری دہلوی	۱۴	اکتوبر ۱۹۳۲ء
۴۔	دربار اکبری کی ایک جھلک	شمس العلما مولانا عبدالرحمٰن صاحب	۸	جولائی ۱۹۳۷ء
۵۔	جب ساقی کے ہاتھ میں جام تھا	جناب مصور فطرت خواجہ حسن نظامی دہلوی	۴	نومبر ۱۹۳۰ء
۶۔	لال قلعہ کی ایک جھلک	جناب ناصر نذیر فراق دہلوی	۶	مارچ ۱۹۳۲ء
۷۔	دربار شاہان اودھ	جناب خواجہ عبدالرؤف عشرت لکھنوی	۹	مئی ۱۹۳۵ء
۸۔	پورن چندر کی کہانی	جناب مولوی عنایت اللہ دہلوی	۲۶	جون ۱۹۳۶ء

۹۔ برات	جناب منشی پریم چند صاحب	۹	جولائی ۱۹۳۱ء
۱۰۔ خزانچی کی بیٹی	جناب مولانا اسلم جیراج پوری	۱۱	جولائی ۱۹۳۷ء
۱۱۔ سیر گل فروشاں پر ایک سرسری نظر	افسر الشعراء آغا قزلباش دہلوی	۵	اکتوبر ۱۹۳۶ء
۱۲۔ شکست کی آواز	پروفیسر مرزا محمد سعید صاحب دہلوی	۵	اکتوبر ۱۹۳۲ء
۱۳۔ جذبۂ کور	جناب سلطان حیدر جوش	۱۴	جولائی ۱۹۳۰ء
۱۴۔ میری بیوی	جناب مرزا فرحت اللہ بیگ دہلوی	۱۵	جنوری ۱۹۳۲ء
۱۵۔ عید مکرر	جناب لطیف الدین احمد اکبرآبادی	۱۰	جولائی ۱۹۳۷ء
۱۶۔ تخیل بے بشر	جناب ایم اسلم صاحب	۶	جنوری ۱۹۳۲ء
۱۷۔ نمونے کا خطبۂ صدارت	ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب	۸	جنوری ۱۹۳۷ء
۱۸۔ دکھیاری ماں	جناب خواجہ غلام السیدین صاحب	۱۳	جولائی ۱۹۳۵ء
۱۹۔ عید کا بناؤ	جناب سید آغا حیدر حسن دہلوی	۶	اکتوبر ۱۹۳۱ء
۲۰۔ خرافات	جناب سید امتیاز علی تاج	۷	جولائی ۱۹۳۷ء
۲۱۔ دنیا کی سب سے پہلی کہانی	مہاشے سدرشن صاحب	۴	مارچ ۱۹۳۳ء
۲۲۔ اجنتے کا پرستان	جناب سید وزیر حسن دہلوی	۱۶	مارچ ۱۹۳۱ء
۲۳۔ آخری تیر	جناب دیوانہ بریلوی	۷	جنوری ۱۹۳۵ء
۲۴۔ لنگا بھگت	جناب ڈاکٹر اعظم کریوی	۱۲	جولائی ۱۹۳۵ء
۲۵۔ اکیلی قبر کا راز	پروفیسر عبدالقادر سروری	۱۲	دسمبر ۱۹۳۷ء
۲۶۔ بچوں کی تعلیم	جناب رفیع اجمیری	۶	جولائی ۱۹۳۱ء
۲۷۔ ساتھ ایسا تو ہو	جناب قیسی رام پوری	۸	جنوری ۱۹۳۲ء
۲۸۔ مصنف کا وارث	پروفیسر محمد مسلم صاحب	۱۰	ستمبر ۱۹۳۸ء
۲۹۔ بیوی آخر بیوی ہے	جناب ناکارہ حیدرآبادی	۱۴	جنوری ۱۹۳۲ء
۳۰۔ مہمان داری	محترمہ حجاب امتیاز علی	۱۲	جنوری ۱۹۳۹ء
۳۱۔ فرحت کا انجام	جناب سید انصار ناصری دہلوی	۱۹	جولائی ۱۹۳۷ء
۳۲۔ بنات البحر	جناب فضل حق قریشی دہلوی	۵	اگست ۱۹۳۴ء
۳۳۔ شاہی خاندان دہلی کی بپتا	جناب ظفر قریشی دہلوی	۱۰	اکتوبر ۱۹۳۴ء
۳۴۔ پال کی آگ	جناب صادق الخیری دہلوی	۱۵	نومبر ۱۹۳۳ء
۳۵۔ شکنتلا	پروفیسر احمد علی	۷	جولائی ۱۹۳۶ء
۳۶۔ یکہ	جناب مرزا عظیم بیگ چغتائی	۲۰	اگست ۱۹۳۱ء
۳۷۔ سچی کہانی	جناب پریم پجاری	۲۸	جولائی ۱۹۳۵ء
۳۸۔ دیوانہ شاعر	جناب سعادت حسن منٹو	۱۲	جولائی ۱۹۳۶ء
۳۹۔ عورت	جناب اختر حسین رائے پوری	۹	جولائی ۱۹۳۶ء
۴۰۔ گوالیار کے بانکے	جناب مرزا فہیم بیگ چغتائی	۱۱	اگست ۱۹۳۷ء

۴۱۔ قلعہ معلی کی ایک جھلک	جناب اشرف صبوحی دہلوی	۱۳	جنوری ۱۹۳۸ء
۴۲۔ انوکھی مسکراہٹ	جناب محمد محسن	۱۶	جولائی ۱۹۳۷ء
۴۳۔ گواہ	جناب رشید احمد صدیقی	۱۰	اپریل ۱۹۳۱ء
۴۴۔ بیگانگی	جناب ممتاز مفتی	۱۵	ستمبر ۱۹۳۷ء
۴۵۔ بھوک	جناب شاہد لطیف	۱۰	ستمبر ۱۹۳۷ء
۴۶۔ نیرا	محترمہ عصمت چغتائی	۹	جون ۱۹۳۹ء
۴۷۔ کفارا	جناب سید رفیق حسین	۳۳	فروری ۱۹۳۹ء
۴۸۔ داستان خزاں وخزانی	جناب اسد اللہ اشرفی دہلوی	۲۹	جولائی اگست ۱۹۳۳ء
۴۹۔ عینک اتر جانے کے بعد	علامہ مضحک دہلوی	۲۴	جولائی ۱۹۳۲ء
۵۰۔ مچھر خاں	ڈاکٹر ہاشمی صاحب	۶	جولائی ۱۹۳۹ء

حوالہ جات وتصریحات

۱۔ انور سدید، ڈاکٹر، پاکستان میں ادبی رسائل کی تاریخ، اسلام آباد، اکادمی ادبیات پاکستان،۱۹۹۲ء

۲۔ یہاں اس بات کا ذکر بے محل نہیں ہوگا کہ یہ دو طبع زاد افسانوں، افسانوں کے انتخاب اور غیر ملکی افسانوں کے تراجم کے لیے بہت زرخیز رہا ہے جو اردو افسانے کی ثروت مندی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ظہور پاکستان سے چند سال پہلے طبع زاد افسانوں کے دریا میں تراجم کی لہر بھی بلند نظر آتی ہے۔دو ایسے مجموعوں کا حوالہ بے جا نہیں ہوگا۔حفیظ جالندھری نے ۱۹۴۱ء میں ''معیاری افسانے'' کے نام سے اٹھارہ افسانوں کا مجموعہ شائع کیا۔مترجمین میں غلام عباس، عزیز احمد اور امتیاز علی تاج کے نام نمایاں ہیں۔دوسرا مجموعہ فیروز سنز نے ''کاروانِ خیال'' کے نام سے شائع کیا(سن اشاعت درج نہیں) اس میں انگریزی، بنگالی اور روسی افسانوں کے تراجم ہیں۔یہ مجموعہ اکیس افسانوں پر مشتمل ہے۔

۳۔ پورا نام حسنین محمد اسلم عظیم آبادی۔۱۹۵۶ء میں مرزا محمد علی فدوی پر ڈاکٹریٹ کے لیے تحقیقی مقالہ تحریر کیا۔چودہ سے زائد کتب کے مصنف ہیں جن میں سیل مرام ہنستا طبع خاطر، نمود ہستی نثر اور نثری اسالیب، بہار کے لوح اغ وغیرہ اہم ہیں۔

۴۔ سید محمد حسنین، نقش مطلب، دہلی،۱۹۸۴ء، ص۱۷۶

۵۔ اس مجموعہ میں کوئی دیباچہ، پیش لفظ یا اختتامیہ نہیں، نہ کسی کے نام معنون ہے۔اس ضخیم مجموعی کی قیمت تین روپے درج ہے۔سن اشاعت کا اندراج بھی نہیں مگر خوش کن بات یہ ہے کہ کسی لائبریرین نے اس نسخے پر کچی پنسل سے ۱۹۴۰ء کا اندراج حرفوں اور ہندسوں میں کر دیا ہے۔